لوگوں کی مادی ترقی کے لئے بھی کوشش کریں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف علماء کی اپنی حالت بہتر ہو جائے گی۔ بلکہ عوام الناس بھی غربت کی لعنت سے نجات حاصل کر لیں گے۔"
میرا مقصد علماء و ائمہ دین کی خدمت کرنا ہے نہ کہ اسلامی تاریخ یا شعائر میں کوئی رخنہ اندازی کرنا۔ نعوذ باللہ۔

(خیر اندیش۔ محمد مسعود۔ سی۔ ایس۔ پی)

کمال ازم | مسائل حاضرہ پر اپنی کابینہ کے وزراء اور سول حکام کو خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب نے اسلام کے بارے میں اپنے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے، وہ نہ صرف افسوسناک ہیں، بلکہ انہیں صاف طور پر "کمال ازم" کا فتنہ نظر آ رہا ہے۔ اس وقت جبکہ پاکستان اپنے اہم اندرونی و بیرونی مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ اور سرکاری نقادوں سے یکجہتی و اتحاد کی آوازیں بھی بلند ہو رہی ہیں۔ سرکاری حلقوں میں اٹھتے بیٹھتے مذہبی تشریح و مذہبی اصول کی بحثیں چھیڑ کر ذہنوں میں انتشار اور جذبات میں اشتعال پیدا کرنا ہنگامی اور ایمرجنسی حالات کا کونسا ناگزیر تقاضا ہے۔ اسلام کے نام پر غلط سیاسی مقاصد کا حصول بلاشبہ ایک نہایت مذموم حرکت ہے جسے علماء اسلام نے کبھی اختیار نہیں کیا، لیکن سیاست کے الزام کی آڑ میں مذہب کو مٹانے کی کوشش اس سے بھی زیادہ مذموم ہے جو آجکل جاری ہے ——— اسلامی اصول اور اسلامی احکام کی تشریح و توضیح میں رائے عامہ یا حکام کی مرضی کو مطلق کوئی دخل نہیں ہے۔ ماہرین علوم شریعت کا قول قول فیصل ہے۔ اور ان کی رائے آخری رائے ہے۔ اگر ملک کے اقتصادی و مالی مسائل میں سابق وزیر خزانہ محمد شعیب صدارتی کابینہ کو تنہا اپنی رائے اور مہارت سے ویٹو کر سکتے ہیں، تو کیا امام ابو حنیفہؒ انہی جیسے معتمد ماہرین علوم اسلامیہ کی مذہبی تشریح اس زمانے کے حکام اور تجدد پسندوں کو ویٹو نہیں کر سکتی۔ پھر ملکی نقطۂ نظر سے اصل مسئلہ پاکستان میں مذاہب اور فرقوں کی مذہبی آزادی کا ہے کہ وہ اپنے طریقوں کے مطابق مذہب پر عمل کریں، نہ کہ اصلاح مذاہب کا۔ اگر اصلاح مذاہب مقصود ہے تو پھر ملک ہماری اکثریت والے دین ہی کا کیا قصور ہے کہ اس کو بدل کر زمانے کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے بلکہ پاکستان میں تمام مذاہب اور تمام فرقوں کے مسلک کی اصلاح کا بیڑا اٹھانا چاہئے ——— حیرت کا مقام ہے کہ جس ملک میں خالص عقلی و فکری مسائل میں جمہور کو رائے دینے کا حق نہیں ہے، اس ملک میں مذہبی تشریح جمہور ملت اور عام معاشرہ کی رائے سے طے کی جائے، یہ بدترین قسم کی انارکی ہے جو تجدد کے نام سے پیدا کی جا رہی ہے۔

(مولانا احتشام الحق تھانوی)

ادارہ تحقیقات اسلامیہ | آپ کے مجلہ میں مولانا محمد یوسف صاحب کا "ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا ماڈرن اسلام" بے حد پسند آیا، پیش نظر شمارہ میں تیسری قسط شائع ہوئی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس مضمون کی تمام اقساط پڑھ لوں۔ مذکورہ ادارہ تحقیقات جس طرز فکر سے اسلامی عقائد اور اسلامی افکار کی تشریح و تبلیغ کر رہا ہے، یقیناً قابل تردید اور راسخ العقیدہ علماء کیلئے باعث عبرت ہے۔ (سید احتشام الحسن انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ انڈیا)